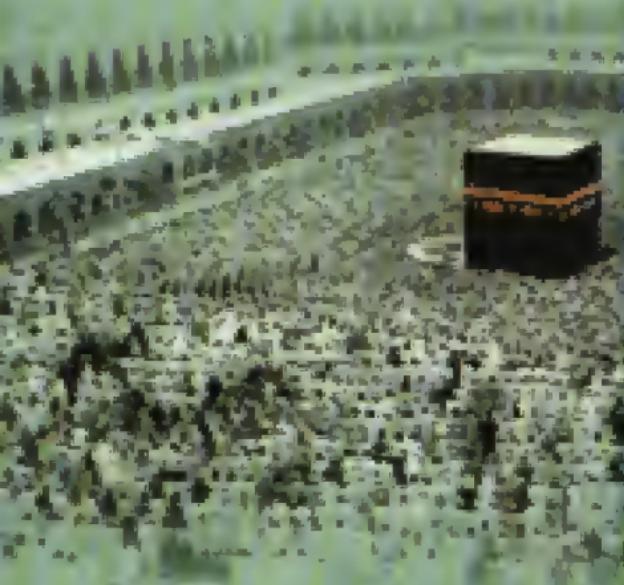


امیر بالسلطنه حضرت مالک بن عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
محمد بن عبدالیل عطاء زیدی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

# فضل شمازوں کا طریقہ (صی)

اس رسالے میں۔۔۔۔۔

- » فرمی ہگ کے نتے
- » قوبے کے نجی ڈکی ہیں
- » حکومت پادر کے اساس اگی مکلت
- » بمن آدمی سکی خدا کے مری
- » نجاتِ مری کا طریقہ
- » علاجِ کفریہ
- » رُکُوٰۃ کا فرمی مید
- » کانہ بھینے کاروں کب کے پڑا



الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَاغْوُذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ طِبْسُمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

## قضا نمازوں کا طریقہ

### دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرو زیشان، محظی رحمٰن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرود پاک پڑھنا میں صراط پر نور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر آئی بار دُرود پاک پڑھنے اُس کے آئی سال کے گناہ مغاف ہو جائیں گے۔

(جامع تفسیر ص، ۲۲ حديث ۱۹۱ دار الكتب العلمية بیروت)

صَلُوٰ عَلَى الْحَبِيبِ ا

### قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجہ کر نماز قھا کرڈا لئے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃ الماعون کی آیت نمبر ۵ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:  
ترجمہ کنز الایمان : تو ان نمازوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بخواہ لے بیٹھے ہیں۔

سورۃ الماعون کی آیت نمبر ۵ میں جب حضرت سید ناسعد بن الجی و قاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں استخار کیا تو سرکار بنادار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مراد وہ لوگ ہیں) جو اپنی نماز وقت گزار کر پڑھیں۔

(سنن البزری للبهبیقی ج ۲ ص ۲۱۲ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۲ میں ”وَيل“ کا مذکور ہے، صَلُورُ الشَّرِيعَه بذر الطریقہ حضرت مولانا محمد احمد علی عظیمی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، جہنم میں ایک ”وَيل“ نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجہ کر نماز قھا کرنے والے اُس کے سختی ہیں۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۷ مدینہ المرشد بہریلی شریف)

حضرت امام محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”وَيل“ ہے، اگر اس میں پھاڑ دا لے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پکھل جائیں اور یہ ان لوگوں کا مکان ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قھاء کر کے پڑھتے ہیں گریہ کروہ اپنی کوتاہی پر ناہم ہوں اور بارگاہ خداوندی عزوجل میں توبہ کریں۔

(کتاب الکبائر ص ۱۹ دار مکتبہ الحجۃ بیروت)

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکہ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہؓ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دشمن (یعنی جبرائیل علیہ السلام و مریم کا نبیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے ارضی مقدّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص یہاں ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص پتھرا ٹھانے کھڑا ہے اور پے دار پے پتھر سے اس کا سر گل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پتھر نہیں ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا، سُبْحَنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، پہلا شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قران یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سوچانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاب قیامت تک ہو گا۔ (ملخص از: صحیح بخاری

ج ۲ ص ۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قران پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بھلا دینے والے اور بالخصوص سُستی کے باعث فخر کی نماز کیلئے نہ اٹھنے والوں کیلئے مقام عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نماز قضاۓ کر دینے والی ایک عورت کے عذاب قبر کا دردناک واقعہ ملا حظہ ہو۔

## قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اسے ڈفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی قبر میں گرگئی ہے پختا نچہ قبرستان آ کر تھیں لکھنے کیلئے اس نے اپنی بہن کی قبر کھود دالی! ایک دل بلا دینے والا منتظر اس کے سامنے تھا، اس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! پختا نچہ اس نے ہوں ٹوں قبر پر مٹی ڈالی اور صدمے سے چورپھور روتا رہواں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری اُمی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی، میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے برکتی دیکھے ہیں۔ "یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، "اپوس تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضاۓ کر کے پڑھا کرتی تھی۔" (مکافحة القلوب ص ۱۸۹ دار الكتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نماز قضاۓ کرنے والوں کی ایسی ایسی خُت سزا میں ہیں تو جو بد نصیب برے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہو گا!

تاجدار رسالت، شہنشاہِ نبؤت، حیکرِ بھودخاوت، سراپا رحمت، محبوب رب العزت عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو نہماز سے سوچائے یا بھول چائے توجہ بیاد آئے پڑھ لے کر ذہنی اس کا وقت ہے۔ (صحیح مسلم اص ۲۲۱)

کھپائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے نہماز قھما ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قھما کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور بیاد آنے پر اگر وقت مکروہ ہو تو اسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔ (عالیٰ مکری ج اص ۲۲۱)

### مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گایا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نہماز فجر "قھما" ہو جانے کی صورت میں "ادا" کا ثواب ملے گایا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البر کت، عظیم المرقبت، پروانہ شمع رسالت، مجذدد دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدععت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویج ۸ ص ۱۲۱ پر فرماتے ہیں، "رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے"۔

**صلوا علی الحبیب ا**

**توبو إلى الله ا**

**صلوا علی الحبیب ا**

### رات کے آخری حصہ میں سونا

نہماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سوگیا پھر وقت نکل گیا اور نہماز قھما ہو گئی تو قطعاً گنہ کار ہوا جبکہ جانے پر صحیح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جانے میں گزر رہا اور ظہر غالب ہے کہ اب سوگیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (بہار شریعت حصہ ۳ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عیشہ میں ہے اسلامی بھائیو! نعمت خواشیوں، ذکر و فکر کی محفلوں نیز سٹوں بھرا جماعت وغیرہ میں رات دیر تک جانے کے بعد سونے کے سبب اگر نہماز فخر قضا ہونے کا اندر یشد ہو تو پہلے قیمت اعوکاف مسجد میں قیام کریں یا وہاں سوچائیں جہاں کوئی قابل اعتماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو یا الارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ گھل جاتی ہو مگر ایک عذر دگھڑی پر بھروسہ نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا امکان ہوتا ہے، دو یا ہر چھر درت زائد گھڑیاں ہوں و بہتر ہے۔ فہمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”جب یا اندر یشد ہو کصح کی نہماز جاتی رہے گی تو بلا اضر ورت شرعاً عیشہ اسے رات دیر تک جاگنا ممتوع ہے۔“ (در المختار، ج ۲، ص ۷۷ ملنخان)

### ادا قضا اور واجب الاء عادہ کی تعریف

حصہ چیزوں کا حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں (در المختار، ج ۲، ص ۱۲۷) اور وقت ختم ہونے کے بعد عمل میں لانا ناقہاء ہے (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۲۶۷) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دو کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۲۳۲) اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اس خرابی کو دو کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اعادہ کہلاتا ہے (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۲۲۹) وقت کے اندر اندر اگر خرچ یہ پامدھی تو نہماز قضا ہوئی بلکہ ادا ہے (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۱۲۸) مگر نہماز فخر، جمیعہ اور حمیہ کین میں وقت کے اندر سلام بھر نالازی ہے ورنہ نہماز نہ ہوگی (بیمار شریعت حصہ ۳ ص ۳۲ مدنیۃ المرشد بولی شریف) بلاعذ رشریعی نہماز قضا کر دینا خشت گناہ ہے، اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور بچے دل سے توبہ بھی کرے تو پہلے یا حجت مقبول سے ان شاء اللہ عزوجل تاخیر کا گناہ تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۲۲۶) تو پہلے اسی وقت صحیح ہے جبکہ قضا پڑھ لے اس کو ادا کئے بغیر توبہ کئے جانا تو پہلیں کہ جو نہماز اس کے ذمے تھے اس کو نہ پڑھنا توبہ بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی؟ (در مختار معہ رد المختار ج ۲ ص ۲۲۸) حضرت سید ناہن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت، علیہ السلام نبی مسیح علیہ السلام، سرپاڑتہ محبوب رب العزت عزوجل ولی اللہ علیہ والسلم نے ارشاد فرمایا، کہ گناہ پر قائم رہ کر توبہ کرنے والا اپنے رتب عزوجل و سے لہنہا (یعنی مذاق) کرتا ہے۔ (طبع الایمان حدیث ۱۷۸ ج ۵ ص ۴۳۶)

صدر الافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رُنگ ہیں:-  
 (۱) ابھر اف بُرم (۲) ندامت (۳) عزم خرک۔ اگر گناہ قابل تغافل ہے تو اس کی تغافلی بھی لازم۔ مثلاً تاریک صلوٰۃ (یعنی نماز خرک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔ (حضراتُ العرفان ص ۱۲ رضا اکیڈمی بھٹی)

## سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سورہ ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگائے اور بخول ہوئے کو یاد دلادے (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۳۲) (ورنہ گنہگار ہوگا یاد رہے! جگانا یاد دلانا اس وقت واجب ہوگا جبکہ ظہرِ غالباً ہو کہ نماز پڑھے گا اور نہ واجب نہیں۔

## فجر کا وقت ہو گیا اقہوا

میثہرِ میثہرِ اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگائیے یعنی سونے والوں کو نماز کیلئے جگائیے اور دھیروں نیکیاں کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کھلاتا ہے، صدائے مدینہ واجب نہیں، نماز فجر کے لئے جگانا کا رثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسب موقع کرنا چاہیے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذا اعتمدہ ہو۔

**حکایت:** ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سُبْ مَدِينَةُ عَنْ) کو بتایا تھا، ہم چند اسلامی بھائی میگافون پر فجر کے وقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچہ رات بھرنہیں سویا ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگافون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اس نیک کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اس طرف جانکلے تو ہی صاحب پہلے سے گلی کے نگٹ پر غزدہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچہ ساری رات نہیں سویا ابھی آنکھ لگی ہے اسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تاکہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اس سے معلوم ہوا کہ خیر میگافون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بھیر میگافون کے بھی اس قدر بند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مربضوں اور بچوں کو تشویش ہو یا جو اول وقت میں پڑھ کر سورہ ہو اس کی نیند میں خلل پڑے اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اس سے ضد بحث کرنے کے بجائے

اس سے معافی مانگ لی جائے اور اس پر حسنِ نعم رکھا جائے کہ کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نمازی ہو تو بھی آپ اس پر بختنی

کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وقت پر انہائی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کے ذریعے اس کو نماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذان فجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلوں یا مکانوں کے اندر مغلبوں میں اپنیکر استعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیرخوار بچوں اور سونے والوں کی ایسا کوشش نظر رکھنا چاہئے۔

## حقوق عامہ کے احساس کی حکایت

حقوق عامہ کا خیال رکھنا یہست ضروری ہے، ہمارے اسلاف اس معاملہ میں بے حد تھا طہو اکرتے تھے، پڑھائیجے حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص کی سال سے حاضر ہوتا اور علم حاصل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے منہ بخیر لیا۔ اس کے باصرہ استفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کو نے پر تم نے گارا لگا کر قید آدم (یعنی انسان قد کے برادر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہو سکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ بٹک کر دیا ہے। (احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۶ صادر بیروت) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چھوڑتے ہیں کہ مسلمانوں وغیرہ کا راستہ بٹک کرتے ہیں۔

## جلد سے جلد قضا کو لینجئے

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان کو جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرست کا جو وقت ملے اس میں قہا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (در منختار معہ در المختار ج ۲ ص ۱۳۶)

## چھپ چھپ کو قضا، کیجئے

قضا نمازیں تھپ کر پڑھے لوگوں پر (یا گھروں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اس کا اظہار نہ کیجئے (متلاہیت کہا کیجئے کہ میری آج فجر قضا ہو گئی یا میں قضاۓ عمری کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تھریکی و گناہ ہے۔ (رد المختار ج ۲ ص ۴۵۰)

لہذا اگر لوگوں کی موجودگی میں وخر قضا کریں تو تکمیر فتوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

## جمعة الوداع میں قضائی عمری

رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں بعض لوگ باجماعت قھاء نے عمری پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ غر بھر کی تھا میں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محسن ہے (ماخوذ از شرع الرذقانی علی المؤمن اللذانی ج ۷ ص ۱۱۰ دارالعرفة بیروت) مفسر طہیر حکیم الاست حضرت مفتی احمد یار خان نصیحی علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، جمعة الوداع کے ظہر و غصر کے درمیان بارہ رکعت انقل دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ المکرسی اور تین بار قل هُو اللَّهُ مَعْفُوْفٌ ہو جائے گا نہیں کہ قھاء نماز میں اس سے معاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہو گئی۔  
(اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

## عمر بھر کی قضائی حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قھاء نے عمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۳ رضا فائز ندیشن لاہور)

## قضاء کرنے میں ترتیب

قھاء نے عمری میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجر میں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح غصر مغرب اور عشاء۔  
(فتاویٰ فاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

## قضائی عمری کرنے کا طریقہ (حنفی)

قھاء ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر کے، تین مغرب کے، چار عشاء کے اور تین وتر۔  
نیت اس طرح کیجئے، مثلاً سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قھاء ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں۔ ہر نماز میں اسی طرح کیجئے جس پر بکشرت قھاء نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ زکوٰع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحَنَ رَبِّي العظيم، سُبْحَنَ رَبِّي الْأَعْلَى کی جگہ صرف ایک ایک بار کہہ۔ مگر یہ بیش اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رکوع میں پورا بکھیج جائے اس وقت سُبْحَنَ کا "سین" شروع کرے اور جب عظیم کا "میم" ختم کرچے اس وقت زکوٰع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسرا اور چوتھی رکعت میں الْحَمْدُ لِلّٰهِ شریف کی جگہ فقط سُبْحَنَ اللّٰهُ تین بار کہہ کر زکوٰع کر لے۔ مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الْحَمْدُ لِلّٰهِ شریف اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسرا تخفیف یہ کہ تعداد آخرہ میں تکفہد یعنی التَّحِیَات کے بعد دونوں دُرُّ و دوں اور دو عا کی جگہ

یہ صرف اللہُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّا لِهِ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتحی تخفیف یہ کہ ویرکی تیسری رکعت میں دعاۓ ثبوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِی کہے۔ (ملخص از فصاری رضویہ ج ۸ ص ۱۵۷ رضا غاثوندیشن لاہور)

## نماز قصر کی قضیہ

اگر حالت سفر کی قھاء نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اقامت کی قھاء نماز سفر میں قھاء کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۵۰)

## زمانہ از قداد کی نمازوں

جو شخص معاذ اللہ عزوجل مرتضیٰ ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ ارادوں کی قھاء نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازوں جاتی رہی تھیں ان کی قضاء واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۵۳۷)

## بچہ کی بیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندریشہ ہے، نماز قھاء کرنے کیلئے یہ عذر ہے (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۱۹) بچہ کا سر باہر آگیا اور نفاس سے پیش رو وقت ختم ہو جائیگا تا اس حالت میں بھی اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہو گی۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۶۵) کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندریشہ ہو تو تاخیر معاف ہے۔ بعد نفاس اس نمازوں کی قھاء پڑھے۔ (رد المحتار ج ۲، ص ۱۹ ملنگ)

## مریض کو نماز کب معاف ہے؟

ایسا مریض کے اشارہ سے بھی نمازوں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھو وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازوں فوت ہو گیں اُن کی قھاء واجب نہیں۔ (رد المحتار، ج ۲، ص ۵۷۰ ملنگ)

## عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام غر کی نمازیں پھرے تو اتحدی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہوتی چاہئے اور کرے تو فجر و غصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قوت پڑھ کر تیری کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (رذالمحار، ج ۱، ص ۱۳۸ ملنگ)

## قضاء کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولیٰ شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ہمارے علماء تفسیر تصحیح فرماتے ہیں، قضاء بہ ثبیت ادا اور ادا بہ ثبیت قضاء دونوں صحیح ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

## نوافل کی جگہ قضائی عمری پڑھی

قضاء نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلتے ہیں پڑھے کہ بَرِيُّ الدَّمَهُ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سُقْتٍ محو کردنہ چھوڑے۔ (رذالمحار، ج ۱ ص ۵۳۶ ملنگ)

## فجر و غصر کے نوافل نہیں پڑھ سکتا

نماز فجر اور غصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریکی) ہیں۔ جو قصداً ہوں اگرچہ تَحِيَةُ الْمَسْجِدِ ہوں، اور ہر ہو نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کوشروع کیا پھر اسے توڑا، اگرچہ وہ فجر اور غصر کی سُقْتٍ ہی کیوں نہ ہوں۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۱)

قضاء کیلئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بَرِيُّ الدَّمَهُ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت میں نمازوں نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز چاہر نہیں۔ (عالیٰ مکری، ج ۱ ص ۱۳۲ کونہ)

## ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کریں؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھ لئے تو دور کعت سُقْتٍ بعد یہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سُقْتٍ قبلیہ ادا کیجئے، پھر اپنے سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہب آرج (یعنی پسندیدہ ترین پر) بعد سُقْتٍ بعد یہ کے پڑھیں بشرطیکہ محو و قبیل ظہر باقی ہو۔ (سلسلہ فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۳۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

فجُر کی سُنیں رہ جائیں تو کیا کریے؟

سُنیں پڑھنے سے اگر فجُر کی جماعت فوت ہو جائے کا اندر یہ ہو تو فیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھر نے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضخوٰۃ ٹکری تک پڑھ لے کر مُسْتَحِب ہے۔ (صالحہ از فتاویٰ رضویہ

جدید ج ۷ ص ۳۲۲، بہار شریعت حصہ ۳ ص ۱۲)

## کیا مغرب کا وقت تہوڑا سا ہوتا ہے؟

مغرب کی نماز کا وقت غرب دی آفتاب تا ابتدائے وفات عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ کراچی میں نظام الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، روز آنہ (یعنی جس دن باطل چھائے ہوں اس) کے سوا مغرب میں ہمیشہ نعل (یعنی جلدی) فستَّ حَبَب ہے اور دورِ کعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تھری ہی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کر بخارے مجھے گئے تو مکروہ تھری گئی۔ (در مختار ج ۱ ص ۲۲۶، عالمگیری، ج ۱، ص ۳۸) سرکار اعلیٰ حضرت امام الہست مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، اس (یعنی مغرب) کا وقت مُسْتَحِب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (پڑے بڑے بخارے کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ (تھری گئی) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳، رضا غافل نہیں لاهور) عصر عشاء سے پہلے جو رکعتیں ہیں وہ مُسْتَحِب غیر مونکدہ ہیں ان کی تھاء نہیں۔

## تو اوج کی قضاۓ کا کیا حکم ہے؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اس کی قضاۓ نہیں، نہ جماعت سے نہ تھا اور اگر کوئی قضاۓ کر بھی لیتا ہے تو یہ جدا گانہ نفل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔ (ملخصاً در مختار ج ۱ ص ۹۱)

جن کے درست دار فوت ہوئے ہوں وہ اس مضمون کا ضرور مطالع فرمائیں۔

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد کیلئے نابانی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں سے حساب لگائیے کہ کتنی مدت تک ہو (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمہ قضاء کے باقی ہیں۔ زیادہ اندازہ لگا لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابانی کی عمر کے بعد یقین تمام عمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نماز ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً ۱۰ روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے ایک دن کی چھ نمازیں فرض اور ایک وتر و اچب۔ مثلاً دو کلو پچاس گرام گھبیوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے اور ۷۲ روپے ہوئے اور ۳۰ دن کے ۲۱۶۰ روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً ۲۵۹۲۰ روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر ۵۰ سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کیلئے ۱۲۹۶۰۰۰ روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اس کیلئے علمائے کرام رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا نے شریعت حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ ۳۰ دن کی تمام نمازوں کی فدیہ کی نیت سے ۲۱۶۰ روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف ص نمبر ملاحظہ فرمائیے) کی ملک کر دیئے، یہ ۳۰ دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے یہ کوہہ کر دے (یعنی ٹھنگے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو ۳۰ دن کی نمازوں کے فدیہ کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنادے۔ اس طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ (صالحوزہ از فتاویٰ برازیہ معہ عالمگیری ج ۲ ص ۱۹) ۳۰ دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کرنے شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ اگر بالفرض ۵۰ سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گھبیوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے۔ (در مختار معہ ر دالمحظا ج ۲ ص ۱۳۳) نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر بھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر رہنمائی میں کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امدادر ہو گی، اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ عزوجل فرض کے بوجھ سے آزاد ہو گا اور رہنمائی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منایتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ یہ ادا کر دیا یہاں کی غلط فہمی ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئی) (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عورت کی عادتِ حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر میئے سے تین دن فورس کی عمر سے مستحب کریں مگر جتنی بار حمل رہا ہو مدتِ حمل کے مہینوں سے ایامِ حیض کا استثناء کریں۔ عورت کی عادت دربارہ نفاس اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اتنے دن مُستحب کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے جانبِ اقل (کم سے کم) شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی وقت آکر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فخاری رضویہ ج ۸ ص ۱۵۳ رضا خالونڈیشن لاہور)

## 100 کوڑوں کا حیله

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فدیہ کا حیله میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلهِ خری کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر بُش میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا واللہ علی نبی و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمت سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہو گئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں متذکر سوچوں ہو کر سوکوڑے ماروں گا“ صحیحاب ہونے پر اللہ عز وجل نے انہیں سوتیلوں کی جھاؤں مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے،

**وَخَذْ بِيَدِكَ ضِغْنَا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْتَ** (بخاری ۲۲۰، ۱۳۶ ع)

**ترجمہ کنز الایمان:** اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاؤ لے کر اس سے ماروے اور تم ن توڑ۔

(بخاری عالمگیری ج ۱، ص ۳۹۰)

## کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حیلے کے ہواز پر ایک اور ذیل ملاحظہ فرمائیے، چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک بار حضرت سیدنا سارہ اور حضرت سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ پچھلش ہو گئی۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے قابو ملا تو ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عخو کاٹوں گی۔ اللہ عز وجل نے حضرت سیدنا ہاجر اُنکل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراهیم خلیل اللہ علی نبی و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کر ان میں خلص کروادیں۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، ”مَاجِلَةٌ يَمْبَثُّ“ یعنی میری قسم کا کیا حیله ہو گا؟ تو حضرت سیدنا ابراهیم علی نبی و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چھید دیں۔

اُسی وقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رواج پڑا۔ (غمز غیون البصائر الاشباه والنظائر ج ۳ ص ۲۹۵ اداۃ القرآن)

ائمہ المؤمنین حضرت سید مبلغ عابد صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ زیشان، محبوبِ رحمٰن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرت سید مبلغ بریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر صدقہ ہوا تھا، فرمایا: **هولہا صدقۃ ولنا هدیۃ** یعنی یہ بریہ کے لیے تھا ہمارے لیے ہوتے ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۵)

## زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سید مبلغ بریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہ صدقہ کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہو گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تو اس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ تو شرہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو مخفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، خدید یا یاعظیہ ہو گیا۔ فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مردے کی تجھیز و تختیں یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تمیک فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم) مالک کر دیں اور وہ (تمیر مسجد وغیرہ میں) صرف کے، اس طرح ثواب دونوں کو ہو گا۔ (رد المحتار ج ۳، ص ۳۲۳)

## 100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ادیکھا آپ نے اکنون ڈفن بلکہ فقیر مسجد میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ ذکوٰۃ استعمال کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ذکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تواب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے، حیلہ شرعی کی بُرکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہو گئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکھر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے مگر رقم دیتے وقت اگر صراحت یہ کہا کہ "آپ رکھمت لینا، واپس کر دینا" تو حیلہ ذرست نہیں ہو گا۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ رقم بھرا نی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً حپله کیلئے فقیر شرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو مخفہ دیدے یہ بھی قبضے میں لے کر کسی اور کو مالک بنادے، یوں بھی بہ نیت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا جا رہا تھا اس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل بھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ جتناچھے حضرت سیدنا ابو ہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تا جدار رسالت، فہمنشاہ نبوت، عیکر ہو دوسرا وفات، سر اپارحمت، محبوب رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کوؤیسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے آخر میں کچھ کمی نہ ہو گی۔ (سایخ بعداد ج ۷ ص ۱۳۵ دار الحکم العلمیہ بیروت)

## فقیروں کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مستغرق (مکھرا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا اسکوڑا یا کار) کار گیروں کے اوزار، پہنچنے کے کپڑے، خدمت کیلئے لوٹڑی، غلام، علمی فغل رکھنے والے کے لئے اسلامی کتابیں جو اس کی ضروریات سے زائد نہ ہو (ج) اسی طرح اگر مددوں (یعنی متوفی) ہے اور وہیں (یعنی قریب) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۲۳)

## مسکین کی تعریف

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن پُھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہنچنے کیلئے موجود ہے) بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے اور ایسوں کے سوال پر دینا بھی ناجائز ہے دینے والا گنہگار ہو گا۔ (طاوی عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جا بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باوجود بلا ضرورت و مجبوری بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوجود وان کو دینے والے اپنی خیرات برپا کرنے کے ساتھ ساتھ مزید گنہگار بھی ہوتے ہیں۔